سوال

(256) مسجد ضرار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید مسجد میں امامت کراتا تھا۔ باتفاق رائے عمرو کو اس مسجد کا امام مقرر کیا گیا لیکن زید کے دل میں حسد پیدا ہوا اور عمرو کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ اس نے اپنے رفقاء کو لے کر ایک اور مسجد کی بنیاد رکھ دی اور زید اس میں امامت کرانے لگ گیا اور نماز عید بھی جدا پڑھی۔ عمرو نے جدید مسجد کو مسئلہ کی رو سے مسجد ضرار قرار دے دیا تین سال کے بعد عمرو کسی دوسرے گاؤں میں چلا گیا اور اس کے بعد پھر اہل قریہ میں اتفاق ہو گیا۔ طلب امر یہ ہے کہ اس پختہ مسجد اور سابقہ خام مسجد کا حکم ایک ہے؟ اس لیے کہ بنیادوں پر تھوڑا بہت فرق ڈال کر تعمیر کی جا رہی ہے۔ کیا اس مسجد میں نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔ جواب مدلل دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو کچھ سوال میں ذکر ہوا ہے اس کے رُو سے اس مسجد کے ضرار ہونے میں کوئی شبہ نہیں خواہ اسی جگہ بنائی جائے یا اس جگہ کے آگے پیچھے بنائی جائے کیونکہ مسجد ضرار کی تعریف قرآن مجید میں یہ کی گئی ہے کہ اس کی بناء تقویٰ پر نہ ہو چنانچہ قرآن مجید میں ہے :

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ---التوبة109

ترجمہ ’’کیا جو شخص اپنی عمارت کی بنیاد تقویٰ اور رضا الٰہی پر رکھے وہ بہتر ہے یا وہ جو اپنی عمارت کی بنیاد گرنے والی کھائی پر رکھے۔ پس اس نے اس کو جہنم میں گرا دیا اور خدا ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔‘‘

اس آیت میں جس مسجد کی بنیاد صحیح ہے۔ اس کی بابت تقویٰ اور رضا الٰہی کا ذکر کیا۔ اور جس کی بنیاد صحیح نہیں۔ اس کی بابت فرمایا کہ اس کی بنیاد جہنم کی کھائی کے کنارہ پر ہے اور اس کھائی سے مراد یہی ہے کہ تقویٰ اور رضا الٰہی تعمیر مسجد کا باعث نہ ہو بلکہ آپس کی نزاع اور جھگڑا فساد اس کی تعمیر کا باعث ہو اور خواہ مخواہ پارٹی کی صورت اختیار کر لی جائے اور جماعت میں تفرقہ پیدا کر دیا جائے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اس سے پہلے ارشاد ہے :

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ---التوبة107

ترجمہ : ’’منافقوں سے وہ لوگ بھی ہیں جنھوں نے مسجد بنائی جماعتی ضرر کے لیے اور کفر کے لیے اور مومنوں میں تفرقہ ڈالنے کے لیے اور اُس شخص کی گھات کے لیے جس نے اس سے

پہلے خدا اور رسولؐ سے لڑائی کی اور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے صرف نیکی کا ارادہ کیا اور خدا شہادت دیتا ہے کہ بے شک وہ البتہ جھوٹے ہیں۔ ''

اس آیت میں کئی باتیں ذکر کی ہیں جن سے جماعتی ضرر اور «تفرقة بين المؤمنين» بھی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جس مسجد کی بنیاد کا باعث آپس کی نزاع ہو۔ اُس کی بنیاد صحیح نہیں۔ وہ مسجد ضرار ہے۔ خواہ کسی جگہ بنائی جائے کیونکہ مسجد کی صحت و فساد بنانے والے کی حالت پر ہے۔ اگر آپس کی نزاع اور پھوٹ اور پارٹی بازی کی وجہ سے دوسری مسجد کی بنیاد ڈالتا ہے تو خواہ کسی جگہ بنائے وہ مسجد ضرار ہوگی کیونکہ اس کی بنیاد تقویٰ اور رضا الٰہی پر نہیں بلکہ شر اور فساد اور ضدی معاملہ ہے اور اگر ضدی معاملہ نہیں بلکہ محض رضا الٰہی پر سے اس کی بنیاد ڈالی جاتی ہے جیسے پہلی مسجد تیار ہوئی ہے تو وہ مسجد ضرار نہیں۔ جس مسجد کا سوال میں ذکر ہے اس کا باعث آپس کا اختلاف اور جھگڑا ہے اور ضد میں آکر اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد صحیح نہیں۔ ہاں اگر دونوں فریق رضا مند ہوجائیں اور ان کا آپس میں اتفاق و اتحاد ہوجائے اور باتفاق رائے دوسری مسجد کی ضرورت محسوس کریں۔ مثلاً نمازی زیادہ ہیں۔ ایک مسجد میں سما نہیں سکتے اور محلے الگ الگ ہیں تو ایسی صورت میں مسجد کی بنیاد صحیح ہوجائے گی ورنہ ہرگز ہرگز دوسری مسجد تیار نہ کی جائے خدا نخواستہ کہیں مال ضائع اور گناہ لازم والا معاملہ نہ ہوجائے۔ خدا اپنے فضل و کرم سے ایسے فتنے سے محفوظ رکھے۔ نیکی کی توفیق بخشے اور انجام بخیر کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

مساجد کا بیان، ج1ص345

محدث فتویٰ